Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities

(Bi-Annual) Trilingual: Urdu, Arabic and English

ISSN: 2707-1200 (Print) 2707-1219 (Electronic)

Home Page: http://www.arjish.com

Approved by HEC in "Y" Category

Indexed with: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, ARI, ISI, SIS, Euro pub.

Published by the Al-Khadim Foundation which is a registered organization under the Societies Registration ACT.XXI of 1860 of Pakistan

Website: www.arjish.com

Copyright Al Khadim Foundation All Rights Reserved © 2020

This work is licensed under a

Creative Commons Attribution 4.0 International License

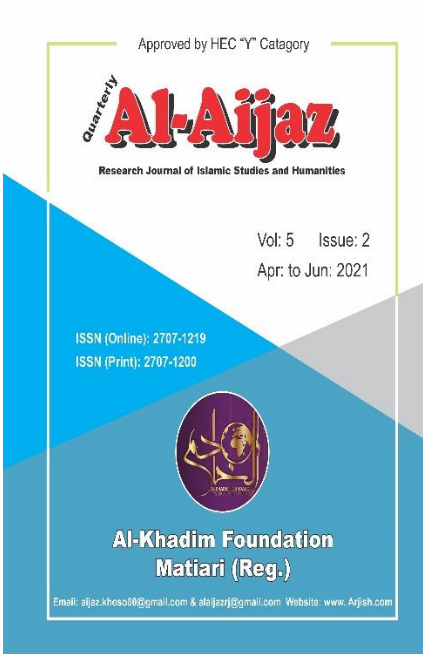

TOPIC:

An Analytical Study on the Muslim Youth in the Poetry of Allama Muhammad Iqbal in the Light of Quran and Hadith

AUTHORS:

1. Najmul Sahar Ilyas, Senior Lecturer DPT, Bahria university medical and dental college, Karachi, PhD scholar, University of Karachi. Email: najmussahar2010@gmail.com, https://orcid.org/0000-0001-7719-4323

2. Mr. Inayatullah Bhatti, Assistant Professor, Department of Pakistan Studies, Shah Abdul Latif University Khairpur, Sindh, Pakistan. Email: inayat.bhatti@salu.edu.pk https://orcid.org/0000-0003-0503-2426

3. Sohaib Ahmed, Teaching Assistant Institute of Islamic studies Shah Abdul Latif University khair pur Sindh Pakistan. Email: Sohaib_ahmed09@yahoo.com https://orcid.org/0000-0001-7414-8049

How to cite:

Ilyas, N. S., Bhatti, I. ., & Ahmed, S. (2021). Urdu-6 An Analytical Study on the Muslim Youth in the Poetry of Allama Muhammad Iqbal in the Light of Quran and Hadith. *Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities*, *5*(2), 74-87. https://doi.org/10.53575/Urdu6.v5.02(21).74-87

URL: http://www.arjish.com/index.php/arjish/article/view/221

Vol: 5, No. 2 | April to June 2021 | Page: 74-87

Published online: 2021-04-24

QR Code

کلام اقبال میں بیان کردہ مسلم نوجوان کی خصوصیات اور قرآن کریم اور احادیث میں بیان کردہ مومن کے اوصاف سے ان کا تجزیہ

An Analytical Study on the Muslim Youth in the Poetry of Allama Muhammad Iqbal in the Light of Quran and Hadith

Najmul Sahar Ilyas*
Mr. Inayatullah Bhatti**
Sohaib Ahmed***

Abstract

It is beyond any doubt that the poetry of Iqbal played a vital role in bringing life to the dead spirit of Muslims in Indian sub-continent. It was Iqbal's philosophy, which brought the element of synergy in Muslims of Indian subcontinent and played a pivotal role in making it possible for them to accomplish their drive for independence. He considered the youth as the nation's wealth and remained in interaction with them in most of his poetry. Iqbal is such a legendary symbol that hundreds of PhDs and thousands of research papers have been written on his philosophy and poetry but it is a fundamental truth that none of these were able to completely frame the message of Iqbal. He urged the Muslim youth in his poetry to resemble with the qualities of eagle. In this research article an effort has been to illustrate the qualities of eagle that Dr. Muhammad Iqbal wished to see in the Muslim youth and analyse the characteristics of "momin" in the light of Quran and Hadith and for that references has been taken from various research papers and books. Iqbal's entire poetry is actually the interpretation of message and teachings of Quran therefore, if we are to secure our today and future then we has to bring awareness of Iqbal's poetry and its underlying message to the common people.

Keywords: مومن, خصوصیات, مسلم نوجوان, اوصاف, کلام اقبال

حرف آغاز:

فکر اقبال کو سمجھنے کیلئے یہ ضروری ہے کہ اقبال کے اسلامی عقائد اور ذہنی رجحانات سے واقفیت حاصل کی جائے۔ اقبال نے اپنے کلام میں قرآنی حقائق کو پیش کیا ہے۔ یہ درحقیقت ان کے ذہنی رجحانات کا سبب تھا یا ان کا قرآنی تعلیمات پر پختہ یقین تھا کہ انہوں نے بلا تفریق ملک و وطن اور نسل و رنگ صرف حقائق اسلامی کو اپنے کلام میں پیش کیا۔

خود علامہ اقبال فرماتے ہیں۔

* Senior Lecturer DPT, Bahria university medical and dental college, Karachi, PhD scholar, University of Karachi.
https://orcid.org/0000-0001-7719-4323
** Assistant Professor, Department of Pakistan Studies, Shah Abdul Latif University Khairpur, Sindh, Pakistan.
Email: inayat.bhatti@salu.edu.pk https://orcid.org/0000-0003-0503-2426
*** Teaching Assistant Institute of Islamic studies Shah Abdul Latif University khair pur Sindh Pakistan.
Email: Sohaib_ahmed09@yahoo.com https://orcid.org/0000-0001-7414-8049

"میرے کلام پر ناقدانہ نظر ڈالنے سے پہلے۔
حقائق اسلامیہ کا مطالعہ ضروری ہے"۔(۱)

اس حقیقت کو ڈاکٹر فرمان فتح پوری ان الفاظ میں بیان کرتے ہے:۔

''اقبال کو اسلام اور ملت اسلامیہ سے بہت گہری ذہنی و جذباتی وابستگی تھی۔ وہ اسلام اور اس کے دیئے ہوئے آئین حیات کو دنیا کے سارے سیاسی مسائل و معاشی خلفشار کا واحد حل سمجھتے تھے اور اسی سیاسی عقیدے کی بناء پر وہ ہر لادینی سیاسی نظام کو خواہ اس کا تعلق مشرق سے ہو یا مغرب سے، انسانی معاشرے کے لئے مہلک خیال کرتے تھے۔''(۲)

اقبال ایک صاحب بصیرت انسان تھے انہوں نے یورپ میں ایک طویل عرصہ گزارا، وہاں سے اعلیٰ تعلیم کے حصول کے ساتھ ساتھ یورپ کی یونیورسٹی میں درس وتدریس کے شعبے سے وابستہ رہے۔ وہاں زندگی گزارنے کے بعد اسلام اور قرآنی تعلیمات پر ان کا ایمان مزید پختہ اور مبضوط ہو گیا۔ اسلامی تعلیمات پر فکر وتدبر کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ نبی نوع انسان کیلئے کامیابی اور نجات صرف دین اسلام پر عمل پیرا ہونے میں ہے۔ دنیا کے تمام مذاہب اور قوموں کو پرکھنے کے بعد اقبال نے اپنے کلام کے ذریعے قرآنی پیغام عام کیا کیونکہ ان کی نظر میں قرآن ہی ایک ایسی کتاب ہے جو تمام دنیا کے مسلمانوں کو نہ صرف متحد کر سکتی ہے بلکہ دنیا وآخرت میں ان کی کامیابی کا باعث بن سکتی ہے۔

اقبال اور قرآن:

اقبال نے آج کے مسلمانوں کو یہ باور کرایا کہ اسلام کی تعلیم میں ایمان باللہ سب سے اہم اور بنیادی چیز ہے۔ یہ اسلامی اعتقادات اور احکامات کا مرکز اور قوت کا منبع ہے۔ اسلام کے تمام قوانین اسی ایک بنیاد پر قائم ہیں اور سب کو اسی ایک مرکز سے قوت پہنچتی ہے۔

ڈاکٹر اسرار احمد علامہ اقبال کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

''اقبال کے نزدیک علم ہے تو صرف قرآنی اور حکمت ہے تو صرف حکمت قرآنی اور یہی علم اور حکمت قرآن ہے جو اگر کسی کے ذہن میں سرایت کر جائے اور قلب میں رچ بس جائے تو اسکے باطن میں ایک انقلاب برپا ہو جاتا ہے جو منتج ہوتا ہے ظاہر کے انقلاب پر، اور یہی وہ عمل ہے جو بالآخر ایک عالمی انقلاب کو جنم دے سکتا ہے''۔(۳)

علامہ فرماتے ہیں:۔

گر تو می خواہی زیستن
منسیت ممکن جز بقرآن زیستن

جناب فقیر سے دوحید الدین صاحب ''روزگار فقیر''میں لکھتے ہیں:۔

''اقبال کی شاعری کا خلاصہ، جوہر اور لب لباب عشق رسولﷺ اور اطاعت رسولﷺ ہے۔ میں نے ڈاکٹر صاحب کی صحبتوں میں عشق رسولﷺ کے جو مناظر دیکھے ہیں ان کا لفظوں میں پوری طرح اظہار بہت مشکل ہے۔''(٤)

مقاصد تحقیق:

عصر حاضر میں جہاں ایک طرف سائنس ترقی اپنے عروج پر ہے، دنیا ایک گلوبل ویلیج Global Village کی صورت اختیار کر رہی ہے وہیں دوسری جانب محکوم و مجبور انسانوں پر ظلم و ستم، سفاکی، خونریزی کے حربے آزمائے جا رہے ہیں۔ انسانی قدریں بری طرح پامال کی جا رہی ہیں۔ افسوس کا مقام ہے کہ تمام عالم اسلامی پر بے حسی، بے بسی اور جمود کی فضا قائم ہے۔ کشمیر ہو یا فلسطین، چیچنیا ہو یا بوسنیا، برما ہو یا شام عالم اسلام کی زبوں حالی اور لاچارگی سے کوئی بھی ناواقف نہیں۔

ان نامساعد حالات اور سیاسی انتشار کے دور میں جبکہ امت مسلمہ زوال کی انتہاؤں کو چھو رہی ہے۔ فکر اقبال کو عام کرنے کی شدید ضرورت ہے۔ آج کا نوجوان اپنی نگاہوں میں بے حیثیت اور مستقبل سے مایوس ہو کر رہ گیا ہے، اس یخ بستہ اور جامد ماحول میں فکر اقبال ہی اس میں احساس عظمت، ذات کی معرفت اور خود اعتمادی کی قوت بیدار کر سکتی ہے۔

براہیمی نظر پیدا بڑی مشکل سے ہوتی ہے

ہوس چھپ چھپ کے سینوں میں بنا لیتی ہے تصویریں۔

موجودہ مادہ پرستانہ دور میں نوجوان نسل کو ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت لبرلزم اور سیکولرزم جیسے نظریات کا سبق پڑھایا جا رہا ہے۔ دینی حمیت و اخلاقی قدروں کی پامالی کا درس دیا جا رہا ہے نوجوانوں کو اس نازک وقت میں اقبال کے انقلابی پیغام سے روشناس کرانا وقت کا اہم ترین تقاضہ ہے۔

اس پیغام کی جھلک ان کے درج ذیل اشعار میں نظر آتی ہے۔

میرا طریق امیری نہیں فقیری ہے

خودی نہ بیچ غریبی میں نام پیدا کر

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے

خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے

دہر ہیں اسم محمد سے اجالا کر دے

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ کسی بھی قوم کی ترقی اور کامیابی کا دارومدار اس قوم کے نوجوانوں کے کردار اور رویے پر ہوتا ہے۔ کسی بھی قوم کے نوجوان ہی قوم کے تابناک مستقبل کے ضامن ہو سکتے ہیں۔ اس عالمگیر حقیقت کو اقبال بھی جانتے تھے، یہی وجہ ہے کہ انہوں نے

اپنی شاعری کے ذریعے ملت اسلامیہ کے نوجوانوں کو انقلابی پیغام دیا اور انہیں خواب غفلت سے جگا کر قوم کے تن مردہ میں نئی روح پھونک دی اور عملی جدوجہد کا درس دیا۔

عقابی روح جب بیدار ہوتی ہے جوانوں میں
نظر آتی ہے ان کو اپنی منزل آسمانوں میں

اقبال نے اپنے کلام میں جو پیغام دیا ہے وہ سراسر قرآنی تعلیمات پر مبنی ہے۔ اقبال کی اس خصوصیت کو مولانا ابوالاعلیٰ مودودی نے ان الفاظ میں پیش کیا ہے۔

''وہ جو کچھ سوچتا تھا قرآن کے دماغ سے سوچتا تھا جو کچھ دیکھتا تھا قرآن کی نظر سے دیکھتا تھا حقیقت اور قرآن اس کے نزدیک شے واحد تھی، اور اس شے واحد میں وہ اس طرح فنا ہو گیا تھا کہ اس دور کے علمائے دین میں بھی مجھے کوئی ایسا شخص نظر نہیں آتا جو فنائیت فی القرآن میں اس امام فلسفہ سے آگے ہو''۔(۵)

اقبال کے کلام میں شاہین کو ایک خصوصی حیثیت حاصل ہے، وہ نوجوانان ملت کو شاہین سے تشبیہ دیتے ہیں۔ یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اقبال کا نظر انتخاب شاہین ہی کیوں ٹھہرا، آخر شاہین میں ایسے کیا اوصاف ہیں جو اقبال ملت اسلامیہ کے نوجوانوں میں دیکھنے کے خواہشمند ہیں؟ اس بات کا جواب بھی اقبال کے کلام سے ملتا ہے۔ اپنے اس مقالے میں، میں اقبال کے شاہین کی خصوصیات پر بحث کروں گی اور قرآن کریم اور احادیث میں بیان کردہ مومن کے اوصاف سے ان کا تقابل پیش کروں گی۔

ڈاکٹر علامہ محمد اقبال، اپنے کلام میں شاہین کی درج ذیل صفات کا ذکر کرتے ہیں:۔

اقبال کے شاہین کی خصوصیات

ا۔ شاہین بلندی پر پرواز کرتا ہے:

شاہین کی اڑان اتنی بلندی سے ہوتی ہے جتنا ایک کمرشل جہاز کی پرواز ہوتی ہے تقریباً 10 ہزار سے 15 ہزار افٹ کی بلندی۔ اقبال بھی نوجوانو ں کو پر عزم دیکھنا چاہتے ہیں۔ منزل کی جستجو کرنے اور اسے پانے کا درس دیتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ نوجوانان مسلم کا مقصد زندگی بلند اور عظیم ہو۔ جس طرح شاہین اونچائی پر پرواز کرتا ہے مومن بھی اونچے مقاصد کی تکمیل کیلئے کام کرے۔

تو شاہیں ہے پرواز ہے کام تیرا
تیرے سامنے آسماں اور بھی ہیں

نگاہ بلند سخن دل نواز جاں پر سوز
یہی ہے رخت سفر میر کارواں کیلئے

شاہین کبھی پرواز سے تھک کر نہیں گرتا

پر دم ہے اگر تو تو نہیں خطرہ افتاد

۲۔ شاہین ہم نسل کے ساتھ پرواز کرتا ہے:

وہ کبھی دوسرے پرندوں کے ساتھ نہیں پرواز کرتا بلکہ اگر اسے کسی کا ساتھ درکار ہو تو وہ دوسرے شاہین اور عقابوں کے ساتھ پرواز کرتا ہے۔ شاہین کی اس خوبی کو اقبال اپنے اشعار میں بیان کرتے ہیں اور درحقیقت مسلمانوں کو اسے اپنانے کی تلقین کرتے ہیں:۔

پرواز ہے دنوں کی اسی ایک فضا میں

کرگس کا جہاں اور ہے شاہین کا جہاں اور

وہ فریب خوردہ شاہین کہ پلا ہو کرگسوں میں

اسے کیا خبر کہ کیا ہے رہ رسم شاہ بازی

نہیں تیرا نشیمن قصر سلطانی کے گنبد پر

تو شاہیں ہے بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں پر

شاہین کی یہ خصوصیت بھی مومینن کیلئے اپنائے جانے کے لائق ہے۔ اسلام بھی مسلمانان ملت کو یہی تعلیم دیتا ہے کہ مومن کو اچھے لوگوں کی صحبت اختیار کرنا چاہیے۔ ایسے لوگ جو آپ کے جیسا عظیم مقصد زندگی رکھتے ہوں جو آپ کے ایمان اور عقیدے میں پختگی اور بہتری کا باعث بن سکیں۔

جیسا کہ سورۃ الفرقان میں اللہ نے مومنین کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

والذین لا یشھدون الزور و اذا مروا باللغو مروا کراما

''عبادالرحمن کبھی جھوٹی محفلوں میں نہیں بیٹھتے اور اگر ان کا گزر ایسی جگہوں سے ہو جائے تو شرفاء کی طرح وہاں سے گزر جاتے ہیں۔''(٦)

اگر انسان بری صحبت اختیار کرے گا یا کمتر خیالات کے حامل بزدل لوگوں کے ساتھ اٹھے بیٹھے گا تو کبھی اپنے مقصد حیات کو پا نہیں سکے گا اور کم ہمتی اور سست روی کا شکار ہو جائے گا۔ ارشاد مصطفوی ہے کہ:۔

'' آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے اسے یہ دیکھنا چاہئے کہ کس سے دوستی کرتا ہے'' (٧)

۳۔ شاہین تیز نگاہ رکھتا ہے:

ایک تحقیق کے مطابق شاہین 3.2 کلو میٹر کی اونچائی سے اپنے شکار کو دیکھ لیتا ہے۔ اور جب وہ کسی شکار پر نظر جما لیتا ہے تو وہ صرف اسے اپنا مر

کر نگاہ بنالیتا ہے اور کسی وسوسے یاڈر کا شکار ہوئے بغیر راستے کی دیگر رکاوٹوں کو نہیں دیکھتا اور اپنے شکار کو حاصل کر لیتا ہے۔
شاہین کی اس خوبی کو بھی اقبال نوجوانان مسلم کیلئے ایک مثال بنا کر پیش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جب آپ کسی منزل کا تعین کریں تو آنے والی رکاوٹوں اور پریشانیوں کی پرواہ نہ کریں اور اپنے مقصد پر استقامت کے ساتھ جم جائیں اور جہد مسلسل کے ذریعے اسے حاصل کرنے کی سعی کریں۔

خدا اگر دل فطرت شناس دے تجھ کو
سکوت لالہ و گل سے کلام پیدا کر

کوئی اندازہ کر سکتا ہے اسکے زور بازو کا
نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں۔

قرآن مومنین کی ان صفات کو درج ذیل آیات میں بیان کرتا ہے:

انما المومنون الذین آمنوا با لله ورسوله ثم لم یرتابوا و جا ھدوا باموالھم و انفسھم فی سبیل الله اولیک ھم الصادقون

''ایمان والے تو وہ ہیں جو ایمان لائے اللہ پر اور اس کے رسول پر اور پھر شک میں نہ پڑے۔
اور اپنے مال اور اپنی جان سے خدا کی راہ میں جہاد کیا۔''(۸)

ان آیات کی رو سے مومن صاحب یقین ہستی ہے جب اسے ایک بار اپنے مقصد کی صداقت پر بھروسہ ہو جاتا ہے تو وہ وسوسوں اور واہموں سے پاک اپنے مقصد کی تکمیل کے لئے استقامت کے ساتھ جدوجہد میں لگ جاتا ہے۔
ایک اور آیت میں قرآن مومنین کے صاحب بصیرت ہونے کی دلیل پیش کر رہا ہے:

والذین اذا ذکرو بآیت ربھم لم یخروا علیھا صماو عمیانا

''جب (مومنین) ان کے سامنے ان کے رب کی آیات پیش کی جاتی ہیں
تو وہ ان پر اندھے اور بہرے بن کر نہیں گر پڑتے، بلکہ غور و فکر کرتے ہیں۔''(۹)

۴۔ شاہین مردار نہیں کھاتا:

شاہین اپنے لیے شکار خود کرتا ہے۔ اور کسی دوسرے کا شکار نہیں کھاتا نہ ہی ایک بار کا شکار اگلے وقت کیلئے رکھتا ہے اسکے برعکس کرگس مردار کھاتا ہے۔

پرواز ہے دونوں کی اسی ایک فضا میں
کرگس کا جہاں اور ہے، شاہین کا جہاں اور

اقبال اپنے اشعار میں شاہین کی اس خوبی کو بیان کرتے ہوئے نوجوانون ملت کو یہ تعلیم دیتے ہیں کہ ہمیں پرانی معلومات اور علم پر اکتفا نہیں کرنا چاہیے۔ جمود کا شکار نہیں ہونا چاہیے بلکہ آگے سے آگے بڑھنے کی سعی کرنی چاہیے۔

جہان تازہ کی افکار تازہ سے ہے نمو

کہ سنگ و خشت سے ہوتے نہیں جہاں پیدا

خودی میں ڈوبنے والوں کے عزم و ہمت نے

اس آبجو سے کئے بحر بیکراں پیدا

اقبال ملت کے شاہینوں کو یہ درس دیتے ہیں کہ اپنی ترقی و خوشحالی کیلیئے دوسروں کی جانب مدد طلب نظروں سے دیکھنے کے بجائے اپنے زور بازو پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنے لیئے خود نئی راہیں تلاش کریں اور پنی منزل کو پانے کے لئے انتھک کوشش اور جدوجہد کریں۔

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی

جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

اپنی دنیا آپ پیدا کر اگر زندوں میں ہے

سر آدم ہے، ضمیر کن فکاں ہے زندگی

حدیث رسول ﷺ ہے:

''اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔''

اسلام بھی ہمیں غیرت اور خودداری کا سبق دیتے ہوئے اپنے قوت بازو پر بھروسہ کرنا سکھاتا ہے اور محنت سے کمائی کی جدوجہد کرنے والوں کو بہترین اجر کی نوید دیتا ہے۔

۵۔ شاہین طوفان میں بھی اونچی پرواز کرتا ہے:

سائنسی تحقیق کے مطابق شاہین 160 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے پرواز کرتا ہے۔ جب آسمان پر کالے بادل چھا جاتے ہیں، بارش ہونے لگتی ہے اور طوفان کے آثار نمایاں ہونے لگتے ہیں، تو باقی پرندے اپنے اپنے گھونسلوں میں چلے جاتے ہیں۔ درختوں کی پناہ میں آجاتے ہیں۔ لیکن ایسے وقت میں شاہین چھپنے کے بجائے باہر نکل آتا ہے اور کالے بادلوں سے بلند پرواز کرنے لگتا ہے۔

شاہین کی یہ خصوصیت اقبال نے ان اشعار میں نمایاں کی ہے:

جھپٹنا، پلٹنا، پلٹ کر جھپٹنا

لہو گرم رکھنے کا ہے اک بہانہ

یہ پورب یہ پچھم چکوروں کی دنیا

میرا نیلگوں آسمان بیکرانہ

شاہین کی زندگی آج کے مایوس اور حالات سے ناامید مسلم نوجوانوں کو یہ پیغام دیتی ہے کہ ہر شخص کی زندگی میں حوادث اور آزمائشیں طوفان کی شکل میں آجاتی ہیں۔ ایسے میں ہمارا رویہ بزدلانہ یا چھپ جانے والا نہیں ہونا چاہیے بلکہ ہمیں ان آزمائشوں اور مصیبتوں کا سامنا دلیری سے کرنا چاہیے۔

بقول اقبال:۔

نہ ہو نومید، نومیدی زوال علم و عرفاں ہے

امید مرد مومن ہے خدا کے راز دانوں میں

خدا تجھے کسی طوفاں سے آشنا کر دے

کہ تیرے بحر کی موجوں میں اضطراب نہیں

اسلامی بھی مومنین کو امید افزا پیغام دیتا ہے۔ اور مایوسی اور ناامیدی کو قابل مذمت بلکہ گناہ قرار دیتا ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ مومنین کو واضح پیغام دیتا ہے:

لا تقنطوا من رحمة الله

ترجمہ: اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا (۱۰)

اور حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے پوچھا گیا کہ کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ آپ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ کی خفیہ تدبیر سے بے خوف اور اس کی رحمت سے مایوس اور ناامید ہونا۔(۱۱)

٦۔ شاہین آزمائش کے بعد کسی پر بھروسہ کرتا ہے:

ایک تحقیق کے مطابق مادہ شاہین نر شاہین کی آزمائش کے بعد ہی اسے اپنا جیون ساتھی بناتی ہے۔ وہ ایک پتھر یا کسی پودے کی شاخ کو اونچائی سے پھینکتی ہے اور نر شاہین اسے زمین پر گرنے سے پہلے اٹھا کر مادہ شاہین کو لا کر دیتا ہے۔ وہ یہ عمل بار بار دہراتی ہے اور اونچی سے اونچی جگہ سے اس پتھر یا ٹہنی کو پھینک کر نر مادہ کی آزمائش کرتی ہے۔ اور اچھی طرح جانچ کے بعد اسے قابل بھروسہ تسلیم کرتی ہے۔ جب اسے یقین ہو جاتا ہے کہ یہ نر شاہین اس کیلئے سنجیدہ ((committed ہے اور اس کے لیے ہر امتحان دینے کے لیے آمادہ ہے اور مضبوط اور طاقتور ہے اور اس طرح وہ اسے شریک حیات بنانے کیلئے آمادہ ہو جاتی ہے۔

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں

ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں

Commitment یا عہد کی پاسداری جیسی خوبیاں مومنین کے اندر بدرجہ اتم موجود ہوتی ہیں۔

حدیث رسول ﷺ ہے:

''مومن جب کوئی عہد کرتا ہے تو اسے پورا کرتا ہے،

اور جب کوئی امانت اس کے پاس رکھوائی جاتی ہے تو امانت میں خیانت نہیں کرتا۔''

سورہ مومنون میں مومنین کی بتائی گئی صفات میں سے ایک صفت یہ بیان کی گئی ہے کہ:

والذين هم لأ ماناتھم و عهدهم راعون

''مومنین اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی حفاظت کرتے ہیں۔''(۱۲)

شاہین کے اس طریقہ کار میں نوجوانوں کیلئے یہ سبق ہے کہ وہ جب کوئی شراکتی معاہدہ کریں چاہے کاروبار میں ہو، دوستی یا رشتہ داری میں کوئی لین دین ہو تو ہر کسی پر بھروسہ نہ کرے۔ کیونکہ ہر شخص قابل اعتماد نہیں ہوتا۔ اس لئے زندگی کے اہم معاملات میں کسی پر بھروسہ کرنے سے پہلے اس کی جانچ اور آمازئش کریں۔ ہمارا مذہب بھی ہمیں یہی تلقین کرتا ہے۔ ارشاد نبوی ہے:

حدثنا محمد بن الحارث المصري، حدثنا الليث بن سعدٍ، حدثني عقيل، عن ابن شهابٍ، أخبرني سعيد بن المسيب أن أبا هريرة أخبره أن رسول الله ﷺ، قال: " لا يلدغ المؤمن من جحرٍ مرتين "-

۳۹۸۲ -ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:" مومن ایک سوراخ سے دو بار نہیں ڈسا جاتا"۔(باب العزلة سنن ابن ماجه)(۱۳)

گویا کہ مومن نہ کسی کو دھوکا دیتا ہے اور نہ ہی اسے بے وقوف بنایا جاسکتا ہے۔

سورہ الحجرات میں اللہ فرماتا ہے کہ:

يايها الذينء آمنوا ان جآ كم فاسق بنباء فتبينو آ ان تصيبوا قوما بجها لة فتصبحوا على ما فعلتم نا دمين

''اے ایمان والو جب کوئی فاسق تمہارے پاس کئی خبر لے کر آئے تو پہلے تحقیق کر لیا کرو۔''(۱۴)

اقبال اپنے کلام میں مومنین کی اس صفت کا اظہار اس طرح کرتے ہیں:

عزائم کو سینوں میں بیدار کردے

نگاہ مسلماں کو تلوار کردے

۷۔ شاہین آشیانہ نہیں بناتا:

پرندوں کی دنیا میں شاہین کی حیثیت اس لحاظ سے انفرادیت رکھتی ہے کہ شاہین زندگی بھر گھونسلہ یا گھر نہیں بناتا، بلکہ اونچی اونچی چٹانوں پر بسیرا

کرتا ہے۔ شاہین کی اس خاصیت کا ذکر اقبال اپنے ان اشعار میں کرتے ہیں:۔

کیا میں نے اس خاک داں سے کنارا۔۔۔۔۔۔۔۔۔جہاں رزق کا نام ہے آب و دانہ

بیاباں کی خلوت خوش آتی ہے مجھ کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ازل سے ہے فطرت میری راہبانہ

حمام و کبوتر کا بھوکا نہیں میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کہ ہے زندگی باز کی زاہدانہ

جب بندہ مومن قرآن کا مطالعہ کرتا ہے تو اس پر یہ واضح ہو جاتا ہے کہ اسلام بھی مومنین کو دنیا سے بیزاری اور آخرت کے لئے کوشش و سعی کی دعوت دیتا ہے۔ارشاد ربانی ہے:۔

وما الحياة الدنيآ الا لعب و لهو وللدار الآ خرة خير للذين يتقون افلا تعقلون

"اور دنیا کی زندگی تو ایک کھیل تماشہ ہے اور آخرت کا گھر بہت اچھا ہے ان کے لیے جو اللہ سے ڈراتے ہیں۔"(۱۵)

حدیث رسول ہے کہ:۔

عن ابن عمر رضي الله عنهما قال : أخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم بمنكبي فقال : كن في الدنيا كأنك غريب أو عابرسبيل (رواه البخاري.)(١٦)

"دنیا میں ایسے رہو جیسے کوئی مسافر یا رہگذار رہتا ہے"۔

۸۔ شاہین کی زندگی جہد مسلسل سے عبارت ہے:

شاہین یا عقاب کی عمر اوسطاً70 سال ہوتی ہے لیکن اس عمر تک پہنچنے کے لیئے اسے کئی دشواریوں اور آزمائشوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ جب اسکی عمر40سال کو پہنچتی ہے تو اسکے پنجے اس قابل نہیں رہتے کہ صحیح طور پر اپنے شکار کو دبوچ سکیں۔اسکے علاوہ اسکی چونچ بھی ٹیڑھی ہو جاتی ہے۔ جسکے باعث اسے شکار میں دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ایسی صورتحال میں اسے ایک مشکل فیصلہ کرنا پڑتا ہے کہ یا تو اپنے آپ کو حالات کے رحم و کرم پر چھوڑ دے اور مرنے کے لیے تیار ہو جائے یا پھر تبدیلی کے مشکل ترین مرحلے سے گزرنے کیلئے تیار ہو جائے۔

تو وہ دوسرے راستے کا انتخاب کرتا ہے اور کسی اونچی پہاڑی پر چلا جاتا ہے۔ اپنی چونچ کو پتھر پر زور زور سے مارتا ہے یہاں تک کہ اسکی چونچ ٹوٹ جاتی ہے۔ پھر وہ اپنے ناخنوں کو توڑ ڈالتا ہے۔ پھر وہ اپنی نئی چونچ اور ناخن آنے کا انتظار کرتا ہے۔ جب اس کی نئی چونچ اور نئے ناخن آجاتے ہیں تو اپنی چونچ کی مدد سے اپنے جسم کے تمام پر نوچ ڈالتا ہے پھر اپنے نئے پروں کے آنے کا انتظار کرتا ہے۔ اس تمام عمل میں تقریبا5ماہ لگ جاتے ہیں اور 5ماہ بعد وہ ایک تازہ دم شاہین اور عقاب بن جاتا ہے اور نئے چیلنجز کا سامنا کرنے کیلئے تیار ہو جاتا ہے۔اور مزید30سال کی زندگی گزارتا ہے۔

اقبال جب نوجوانان ملت کو اپنے گردو پیش سے بے نیاز بے حسی اور جمود کی زندگی پر قانع دیکھتے ہیں تو بے اختیار یہ پیغام ان کے قلم کی زبان سے جاری ہوتا ہے۔

تیرے دریا میں طوفان کیوں نہیں ہے
خودی تیری مسلمان کیوں نہیں ہے
عبث ہے شکوہ تقدیر یزداں
توخود تقدیر یزداں کیوں نہیں ہے

آج کے مسلمانون کی زبوں حالی اور بے عملی دیکھ کر اقبال کبیدہ خاطر ہو جاتے ہیں اور فرماتے ہیں:

موج سر سر سے ڈراتا ہے اسے تو بے کار
بجھ چکا ہے جو نسیم سحری سے سو بار

اقبال عصر حاضر کے مسلمان کو قرآنی پیغام دیتے ہوئے یہ سوال کرتے ہیں کہ تو راضی بہ تقدیر کیوں ہو گیا ہے۔ تو تو وہ خیر امت ہے جو دوسرو ں کی تقدیر بدلنے آیا ہے۔ قرآن اس حقیقت کو اس انداز سے بیان کرتا ہے:۔

کنتم خیر امة اخرجت للناس تأمرون با لمعروف و تنهون عن المنكر و تؤمنون بالله ولو ا آمن اهل الكتاب لكان خيرًا لهم منهم المومنون واكثرهم الفاسقون

"تم بہترین امت ہو جسے لوگوں کی ہدایت کے لئے میدان میں لایا گیا ہے، کہ تم نیک کام کرنے کو کہتے ہو اور برے کاموں سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔"(۱۷)

قرآن میں ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ان الله لا يغيرما بقومٍ حتى يغير وا ما بانفسهم

"خدا کسی قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک کہ وہ اپنی حالت کو نہ بدلے۔"(۱۸)

اقبال نوجوانان ملت کو بھی تقدیر پر راضی بہ رضا ہونے کے بجائے اپنا حال بدلنے کی دعوت دیتے ہیں۔ بے عملی کی زندگی اور ہاتھ پر ہاتھ دھرا رکھنے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ بلکہ مایوسی کے اندھیروں سے نکلتے ہوئے اپنے آنے والے کل کیلئے جدوجہد کرنی چاہیے اور یہی سبق شاہین کی زندگی سے ہمیں حاصل ہوتا ہے۔

دیار عشق میں اپنا مقام پیدا کر
نیا زمانہ نئے صبح و شام پیدا کر

حاصل مطالعہ:

اقبال کا پیغام در حقیقت قرآنی پیغام ہے اور اسی پر عمل پیرا ہونے میں مسلمانوں کی عظمت کا راز پوشیدہ ہے، یہی اس کی اخروی نجات کی کنجی ہے۔ اقبال نے نوجوانان مسلم کے لئے شاہین بننے کا پیغام دیا ہے۔ شاہین کی علامت کے ذریعے در حقیقت وہ مرد مومن اور مرد کامل کے

اوصاف اجاگر کرتے ہیں۔اس بارے میں اقبال خود لکھتے ہیں کہ :

''شاہین کی تشبیہہ محض شاعرانہ تشبیہہ نہیں بلکہ اس میں اسلامی فخر کی کل خصوصیات پائی جاتی ہیں۔''

اقبال مرد مومن کو شاہین کے اوصاف اپنانے کی تلقین کرتے ہیں۔وہ نوجوانان ملت کو یہ تاکید کرتے ہیں کہ وہ اس پرندے کی خودداری، غیرت مندی، خلوت پسندی، بلند پروازی اور دور بینی کو اپنائیں۔جس طرح شاہین حرکت کو اپنی زندگی سمجھتا ہے اسی طرح بندہ مومن بھی حرکت میں برکت کا سبق حاصل کرے۔حرکت اور جدوجہد میں ہی کامیاب زندگی کا راز پوشیدہ ہے۔مسلمانوں کو ہاتھ پر ہاتھ دھرے نہیں بیٹھنا چاہئے۔وہ دنیا میں عیش پرستی اور لذت طلبی کے لئے نہیں آیا بلکہ اقبال کا مومن تند و تیز ہواؤں اور طوفانی تھپیڑوں کا مقابلہ کرتا ہے اور ایک خوددار اور غیرت مند زندگی گزارتا ہے۔

چیتے کا جگر چاہئے، شاہیں کا تجسس
جی سکتے ہیں بے روشنی دانش فرہنگ

پرواز ہے دونوں کی اسی ایک فضا میں
کرگس کا جہاں اور ہے شاہیں کا جہاں اور

گزراوقات کرلیتا ہے یہ کوہ و بیاباں میں
کہ شاہیں کے لئے ذلت ہے کار آشیاں بندی

پرندوں کی دنیا کا درویش ہوں میں
کہ شاہیں بناتا نہیں آشیانہ

مستقبل کے لئے لائحہ عمل اور تجاویز:

اقبال کی فکر و بصیرت پر اب تک بہت کچھ لکھا جا چکا ہے لیکن حق تو یہ ہے کہ اب تک حق ادا نہیں ہوا۔اقبال ایک شاعر ہی نہیں ایک عظیم مفکر اور قرآن کے داعی تھے۔انہوں نے ایک مردہ قوم میں زندگی کی روح پھونکی،امت مسلمہ کو ایک انقلابی پیغام دیا۔

عصر حاضر میں مسلمانوں کے زوال کی ایک اہم وجہ ان کی بے عملی ہے۔آج کے مسلمان پہلے کی طرح نہ حرارت ہے اور نہ ہی بلند نگاہی۔آج ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کے اندر وہی جذبہ بیدار کیا جائے جو اس کو بام عروج تک لے گیا تھا۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ اقبال کے فکر اور فلسفے کے ذریعے ہی تحریک پاکستان کو زندگی ملی اور اس تحریک نے ایک انقلابی روپ دھارا اور

مسلمان پاکستان کے حصول میں کامیاب ہوئے۔آج بھی اسی جذبے کو اجاگر کرنے کی ضرورت ہے۔اس کے لئے ہمیں ایک بار پھر اقبال کی فکر وبصیرت اور قرآنی پیغام کو عام کرنے کی ضرورت ہے۔

ہمیں اعلی تعلیمی اداروں میں اقبال کے فکر و فلسفے پر مبنی سیمینارز، ورکشاپس اور ریسرچ کانفرنسز کاانعقاد کرنا چاہئے اس طرح ان کے ویژن کو عام کرنے میں مدد ملے گی۔

ہمیں اسکول وکالج کی سطح پر اقبال ڈے کی مناسبت سے مختلف پروگرامز مثلاً: مقابلہ تقریر، مقابلہ مضمون نویسی، مقابلہ شعر وشاعری وبیت بازی کاانعقاد کرنا چاہئے۔اس طرح نئی نسل کو فکرا قبال سے بہتر انداز میں روشناس کروایا جاسکتا ہے۔

بحیثیت پاکستانی ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ ابتدائی جماعتوں سے لے کر اعلی تعلیمی مدارج تک مصور پاکستان ڈاکٹر محمد اقبال کی نثر اور نظم کو باقاعدہ شامل نصاب کریں تاکہ امت مسلمہ کے نوجوانوں میں اقبال کا نور بصیرت عام ہو جائے اور ان شاہینوں کو وہ بال وپر پھر سے عطا ہو جائیں جو ان کو بام عروج پر لے جاسکیں۔

جوانوں کو میری آہ سحر دے
پھر ان شاہین بچوں کو بال وپر دے
خدایا آرزو میری یہی ہے
میرا نور بصیرت عام کر دے

Reference

1) Makateeb volume 2,page 314 Reference from Qazi Ahmed Miyan Akhter Juna Garhi, “Iqbaliyaat ka tanqeedi Jaiza” Iqbal Academy Karachi 1955, page 108
2)Farman Fateh Puri, “Iqbal Sab Kay Liye”, Urdu Academy Sindh Karachi. 1978, page 156
3)Dr.Israr Ahmed, “Allama Aur Hum”, Maktaba markazi anjuman Khuddam al Quran Lahore 1995, Page 30-31
4)Mr. Faqeer Sayyed Waheed Uddin , “Rozgar Faqeer” , Volume 1, page 94-95 Reference from “ Iqbal aur Muhabbat-e-Rasool”, Farooqi Muhammad Tahir, Lahore 1988
5) Johar ka Iqbal Number Page 73 Reference from “Iqbal Bahaisiat Mufakkir”,Iqbaliyaat ka Tanqeedi Jaiza, Iqbal Academy Karachi 1955
6)Surah Al-Furqan, Verse 72
7) Musnad Imam Ahmed, Volume 3 Page 168-169 Hadith 8034
8)Surah Al-Hujraat, Verse 15
9) Surah Al-Furqan, verse 73
10) Surah Az Zamar, Verse 53
11)Kanz-ul-Ammal, Kitab-ul-azkaar, qism ul afaal, Fasal Fi Tafseer, Surah Al-Nisa. 167/1,Volume 2, Al-Hadith:4322
12) Surah Al-Mominoon, Verse 8

13)Bukhari,Kitab Al-Tafseer,Chapter Ya Ibad Allazeena asrafu ala anfusahum....., 314/3, Hadith:481
14)Surah Al-Hujraat, Verse 6
15) Surah Al-An'aam, Verse 32
16)05/02/2007 Publishing Date, Islam Web, Sharah Al-Arbaeen An Navaviya
17) Surah Aal-e-Imran, Verse 110
18)Surah Al-Raad, Verse 11